روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۱۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۸ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۹۳

وہ حمد خدا سنتا ہے جس کے ساتھ پاک تبدیلیاں شامل ہوں

"ایسی حمد جو دل سے نہ اُٹھے اور جو اپنے اندر گہری سچائی نہ رکھتی ہو وہ خدا نہیں سُنتا لیکن جب حمد کے نتیجے میں اطاعت شروع ہوگئی۔ جب انسان نے قربانیاں پیش کرنی شروع کر دیں جب اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی شروع کر دیں تو حمد سُننے کے لائق ہے۔"
(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں وقفِ جدید کے تحت نئی سکیم کا اعلان

بھارتی حکومت کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد بیرونی ممالک سے واقفینِ عارضی کی تحریک کروں گا

بھارت کو مالی قربانیوں میں آگے بڑھنا چاہیئے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایّدہ اللہ تعالیٰ کے خُطبہ جُمعہ فرمودہ ۲۷ دسمبر بمقام قادیان کا خلاصہ

قادیان ۔ ۲۷ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جب وقف جدید کی تنظیم کا آغاز ہُوا تو حضرت فضلِ عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے میرا نام اس کی مجلس کے ممبر کے طور پر رکھا۔ آج اس تنظیم کے قیام کے ۳۴ سال بعد اللہ تعالیٰ مجھے یہ توفیق دے رہا ہے کہ مَیں اس کا ذکر یہاں جلسہ سالانہ کے وقت جمعہ میں کروں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان میں وقف جدید کے چندہ میں کچھ کمزوری دکھائی دے رہی ہے۔ حضرت فضلِ عمر نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو یہ فرمایا تھا کہ وقف جدید کے کام کے لئے کچھ درویش صفت لوگوں کی ضرورت ہے جو کسی جگہ بیٹھ جائیں اور اصلاح و ارشاد اور تربیت کا کام کریں۔ اس کام کیلئے شروع میں ہر کسی کو ٹریننگ نہیں دی جاتی تھی جیسا کہ اب دی جاتی ہے۔ آج بھی صورت حال ایسی ہے کہ تعلیم کی بجائے تقویٰ کو مدنظر رکھ کر وقف جدید کے معلمین تیار کرنے ہونگے۔ لمبے کورس کو نظر انداز کر کے معمولی ابتدائی دینی تعلیم کے بعد ان سے کام لینا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دو قسم کے معلمین کی ضرورت ہوگی ایک وہ جن کو معمولی دینی تربیت دی جاسکے اور دوسرے وہ جن کو زیادہ دینی علم سکھایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کے تحت ہندوستان میں ایک نئی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے حکومتِ ہندوستان سے درخواست کی ہے کہ ہمیں باہر سے معلمین بھجوانے کی اجازت دی جائے اگر ہندوستان کی حکومت نے اس پر ہمدردانہ غور کیا تو میں ہندوستان کے لئے وقفِ عارضی کی تحریک کروں گا تاکہ یہاں ایسے لوگ آئیں جو امن اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آجکل خدا کے فضل سے قادیان میں اتنی رہائشی جگہیں بن چکی ہیں کہ باہر سے آنے والوں کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے گی۔

وقف جدید کے لئے تربیت دینے والے اساتذہ کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ مَیں نے بعض عرب احمدیوں سے ذکر کیا کہ کیا وہ تدریس کی غرض سے قادیان جا کر رہنا پسند کریں گے تو انہوں نے بڑی خوشی سے میری اس آواز پر لبیک کہا۔ اسی طرح سے انگریزی دان لوگوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ اور ان سب کوششوں سے قادیان کے جامعہ کا معیار بھی بہت بلند کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم جو مدرسہ یا وسیع جامعہ یہاں بنانا چاہتے ہیں۔ اس کا مقصد اعلیٰ درجہ کے دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے پیدا کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ماضی میں قادیان میں بسنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت تھا جبکہ یہاں پر معمولی مزدوری کرنے والے تقویٰ کے ایسے اعلیٰ معیار پر فائز تھے کہ لوگ ان کو دعا کیلئے اور اللہ سے راہنمائی حاصل کرنے کیلئے درخواست کرتے تھے۔ اس زمانہ میں تقویٰ کی تعریف قادیان میں پورے جوبن پر تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوستان کے لئے اس مجوزہ سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مہینہ تو یہ پیغام جماعتوں تک پہنچانے میں لگے گا۔ پھر دو ماہ میں لوگوں سے درخواستیں لی جائیں گی۔ تین ماہ جامعہ کا نصاب تیار کرنے میں لگ سکتے ہیں۔ اور پھر چھ ماہ تربیت حاصل کرنے میں لگیں گے۔ اسطرح سے پہلا پھل ہمارے ہاتھ آنے تک ہمیں بہرحال سال بھر کا انتظار کرنا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کے چندے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل میں نے اس تحریک کو چندے کے اعتبار سے بین الاقوامی کر دیا تھا اس کے بعد امریکہ، کینیڈا، انڈونیشیا اور بعض ممالک نے اس پر بڑی خوشدلی سے لبیک کہا لیکن ہندوستان میں وقف جدید کے چندے کا معیار وہی ہے۔ جو پہلے تھا۔ حضور نے فرمایا شاید بیرونی مدد کمزوری کا باعث بن رہی ہے۔ لیکن ایمان والوں کو تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے بیرونی ممالک بے شک آپ کے لئے کوئی احسان نہیں کر رہے لیکن آپ تو وہ ملک ہیں۔ جہاں سے خدا کا نور نازل ہوا جہاں سے احمدیت کا سوتا پھوٹا۔ ایک وقت تھا کہ اکیلا ہندوستان ساری دنیا کی ضرورتیں پوری کرتا تھا۔ اب بھی اللہ کے فضل سے نیک مقاصد کے لئے سر بلند کئے جا سکتے ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد بعض کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن ہندوستان کو از سرِ نو اپنی جماعتوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو اپنی ضروریات کی استطاعت بخش رکھی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اہل ہندوستان مالی قربانی میں، خدا کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے میں اور خدمتِ دین کے میدانوں میں آگے آئیں۔ جنکو اللہ نے دولت عطا کی ہے وہ اللہ کو دیں گے تو اللہ نے کم از کم دس گنا بڑھا کر واپس کرنے کی خوشخبری دے رکھی ہے۔ اور اس سے زیادہ جتنا وہ چاہے بڑھا دے اسکی تو کوئی حد نہیں۔

حضور نے فرمایا وقف جدید کے میدان میں باہر کے لوگ بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہندوستان والوں کو چاہیئے کہ اپنے اعزاز کو مضبوطی سے تھامے رکھیں روحانی میدانوں میں رقابت منع نہیں ہے۔ یہ رقابت اپنے اندر پیدا کریں۔ حتیٰ کہ دوسرے آپ کی ضروریات پوری نہ کریں بلکہ آپ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے والے بن جائیں۔

وقف جدید کے میدان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاک و ہند اور بنگلہ دیش کو چھوڑ کر جن ملکوں کے نمایاں چندوں کا ذکر فرمایا ان کے نام ترتیب وار اس طرح ہیں۔

جرمنی ۔ کینیڈا ۔ برطانیہ ۔ انڈونیشیا جاپان ۔ ناروے ۔ ہالینڈ۔ حضور نے فرمایا فی کس چندہ کے لحاظ سے جاپان ساری دنیا سے آگے ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان میری آواز پر لبیک کہے گا۔

مقابلہ مضمون نویسی

خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت سہ ماہی اوّل کے مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "ایثار" میں شرکت کے لئے مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۹۲ء مقرر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ فتح ۱۳۷۰ ہش ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

قادیان میں سَوواں جلسہ سالانہ

قادیان میں ہماری جماعت کا سوواں جلسہ سالانہ ۲۶ دسمبر کو شروع ہو کر ۲۸ دسمبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے اس بابرکت جلسہ کو نہ صرف یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ جماعت کا سوواں جلسہ ہے بلکہ اس کی یہ خصوصیت بھی نہایت رُوح پرور اور مسرّت انگیز ہے کہ اس جلسہ میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ حضور کی معیت میں دُنیا بھر سے آئے ہوئے احمدی حضرات شرکت کر رہے ہیں اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان پُرسوز دعاؤں سے حصّہ پا رہے ہیں جو حضور اقدس نے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر شرکت کرنے والوں کے لئے کی تھیں۔ اور اس کا اطمینان بخش پہلو یہ بھی ہے کہ حضور اقدس نے نہ صرف شرکت کرنے والوں کے لئے دعائیں کیں بلکہ، ان کے لئے بھی جو کسی مجبوری کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ اور حضور کی یہ دُعائیں گذشتہ ایک صدی سے شرکت کرنے والوں اور مجبوری سے پیچھے رہنے والوں کی جھولیوں کو برکتوں سے معمور کر رہی ہیں۔

تاریخ دنیا کا ایک بڑا استاد ہے ایک ایسا سبق ہے جسے آسانی سے سُنا دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔ جلسہ سالانہ کی تاریخ بھی ایک بہت بڑا سبق ہے۔ اس کی راہ میں کس کس طرح روڑے اٹکائے گئے۔ کس کس طرح روکیں حائل کی گئیں۔ مخالفت کے کیا کیا طریق استعمال کئے گئے۔ لیکن جسے خدا کی پشت پناہی حاصل ہو اس کی راہ میں آنے والی ہر چیز پس جاتی ہے۔ کسی قسم کے حالات بھی اس کے لئے روک نہیں بن سکتے۔ جلسہ سالانہ بھی جاری رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کا ظلّ تو دُنیا بھر کے متعدد ملکوں میں بھی جاری ہو کر نصرتِ خداوندی کا مُنہ بولتا ثبوت بن گیا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے نے فرمایا تھا۔ "یاد رکھو دُنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ اس کی اپنی کمزوری ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے نفع اور ضرر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتا ہے"۔

ہماری سو سالہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے اور ہمارا سوواں جلسہ سالانہ اس کی علامت ہے کہ دُنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ وہ اکیلی آواز جو آج سے سو سال قبل قادیان سے اُٹھی تھی اور جس کو روکنے کے لئے دُنیا نے ہر ممکن تدبیر کی وہ آج دُنیا بھر میں پہنچ چکی ہے اور اس آواز کے شیدائی آج سوویں دفعہ قادیان میں جمع ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں، اس کی تسبیح کریں اور اس کی تحمید کریں۔ اس کے شکرانے کے لئے اپنے جذبات کا دل کھول کر اظہار کریں، اور آئندہ کے لئے اس کی مدد کے طالب ہوں ۔۔ اے خدا تو اس سوویں جلسہ سالانہ کو ساری دُنیا کے لئے بابرکت بنا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خُدا کی شان کا اظہار ہے یہ
ملاقاتوں کی سَوویں بار ہے یہ
ہر اِک کونے سے آئے احمدی دوست
یقینِ صدق کا اقرار ہے یہ

ـــــــ ابوالاقبال

○

سوزشِ دل سے بھڑکتا ہے شرارِ زندگی
موت سے چھینا ہے مَیں نے اعتبارِ زندگی

گردشِ دوراں نے جب سے کیں عطا آسائشیں
مشکلوں میں گھر گیا ہے کارزارِ زندگی

دائیں بائیں آگے پیچھے کچھ پتہ چلتا نہیں
کس پہ ہے، کس پر نہیں ہے انحصارِ زندگی

لوگ سدِ راہ بن جاتے ہیں میرے شہر میں
پر کبھی رُک بھی سکا ہے شہسوارِ زندگی

دُھول سے اَٹ کر مری پہچان مشکل ہو گئی
مجھ پہ ہی پڑتا رہا میرا غبارِ زندگی

جُھٹپٹا ہے شام کا اور ڈوبتا جاتا ہے دل
صبح کب روشن کرے گی یہ دیارِ زندگی

مشرق و مغرب میں تہذیب و تمدّن کا ہے فرق
ربطِ باہم میں رکاوٹ ہے شعارِ زندگی

اب تو احساسِ مکافاتِ عمل ہو جائے گا
لُٹ گئے ہو لُوٹ کر میرا قرارِ زندگی

رات کے پچھلے پہر تھمتے نہ تھے آنسو مرے
تھی یہی برسات معیارِ بہارِ زندگی

آمد و شُد سانس کی ہے جن کی مرہونِ نظر
ان کے ہاتھوں میں تھما دی مَیں نے تارِ زندگی

آپ کی ہر بات جاں پرور ہے آپ آجائیے
آپ کے آنے سے تو ہو گا فشارِ زندگی

یہ معمّہ ہے نسیمؔ ان کی نظر کا معجزہ
زندگی سے دُور تر، اور یہ خمارِ زندگی

نسیم سیفی

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

وقف زندگی

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جنوری ۱۹۴۵ء میں حضور نے فرمایا:۔

"دنیا میں اگر روپیہ کے ذریعے کبھی (دعوت الی اللہ) نہیں ہوئی۔ اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعے وہ اکنافِ عالم میں دعوت الی اللہ کو پہنچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ (اے امامِ جماعت) یہ خدا (......) اور اُس کے دین اور اُسکے دینِ حق کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہارے لئے نہیں بلکہ دینِ حق کے لئے ہیں جس دن تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اسکے مطابق کام بھی شروع کر دیا اُس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔ تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اُس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار نہ رہو۔"

خطبہ جمعہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۷ء میں حضور نے فرمایا:

وہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو اس بات پر آمادہ ہوں کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ عقل سے کام لیں گے اور تیسرے محنت سے کام کر سکتے ہوں۔ چوتھے اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔ پانچویں قابلیت رکھتے ہوں۔ ان اوصاف کے ساتھ ہی یہ وقف مفید ہو سکتے ہیں۔ قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ محض وقف سے کام نہیں بنتا۔ بلکہ ایسے وقف سے کام بنتا ہے کہ انسان سخت مشقت، قربانی اور اطاعت سے کام کرنے کیلئے تیار ہو۔ وقف کے یہ معنی نہیں کہ وہ خواہ کام کیلئے موزوں ہوں یا نہ ہوں ہم ان کو علیحدہ نہیں کریں گے۔ یا سزا نہیں دیں گے۔ لہٰذا صرف وہی اپنے آپ کو پیش کریں جو سزا کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں۔

پھر ایک بار دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ثواب کا ایک اہم موقعہ ہے انگریزی دان اور عربی دان دونوں قسم کے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ انٹرنس پاس یا اس سے اوپر یا گریجوایٹ، انگریزی دان اور مولوی فاضل یا بعض ایسے جو مولوی فاضل کی ڈگری نہ رکھتے ہوں مگر عربی میں اچھی استعداد ہو۔ اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔

اسی خطبہ میں حضور نے فرمایا:۔

انتخاب کرنے کا اختیار تو ہمارا ہوگا مگر جو اپنے آپ کو پیش کریں وہ محنت اور قربانی کیلئے تیار ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا اور ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو پیش کریں اور اپنے سامنے ایک ہی مقصود یعنی (دعوت الی اللہ) رکھیں اور اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اگر کبھی وہ انتظام کے لئے موزوں ثابت نہ ہوں تو بے شک ان کو الگ کر دیا جائے۔ خواہ دنیوی لحاظ سے ان کو کیسا ہی نقصان کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔ جنہوں نے پچھلی مرتبہ اپنے آپ کو پیش کیا تھا وہ اب بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تین سال کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ تین سال تو ہم جانتے ہیں۔ جب ایک دفعہ اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر پیچھے کیا ہٹنا ہے۔ ان کو بھی قانون کے ماتحت پھر اپنے نام پیش کرنے چاہئیں۔

وقفِ زندگی کے لئے جو فارم معاہدہ وقفِ زندگی تجویز کیا گیا تھا وہ درج ذیل ہے۔

میں اپنی ساری زندگی برضا و رغبت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بغیر کسی قسم کی شرط کے وقف کرتا ہوں اور دفتر تحریک جدید سے مندرجہ ذیل عہد کرتا ہوں۔

۱:۔ میں ہر قسم کی خدمت کو جو میرے لئے تجویز کی جائے گی بغیر کسی معاوضہ کے ان ہدایات کے مطابق بجالاؤں گا جو میرے لئے تجویز ہوں گی۔

۲:۔ میں کسی وقت بھی نظامِ سلسلہ کیخلاف عملاً یا قولاً کوئی حرکت نہیں کروں گا۔ بلکہ ہمیشہ جملہ ہدایات مرکزیہ کی پابندی کروں گا۔ اسی طرح نظامِ وقفِ تحریک جدید کا بھی پورا پورا احترام کروں گا اور لفظاً اور معناً اسکی اتباع کروں گا۔

۳:۔ اگر میرے یا میرے اہل و عیال کے گذارہ کے لئے کوئی رقم دفتر تحریک جدید کی طرف سے منظور کی جائے گی تو اسے بطور اپنے حق کے شمار نہیں کروں گا۔ بلکہ اسے انعام سمجھتے ہوئے قبول کروں گا۔

۴: جو صورت میری تعلیم و تربیت کے لئے تجویز کی جائے گی اسکی پورے طور پر پابندی کروں گا۔ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام سے بھی جو میرے لئے تجویز کیا جائے گا روگردانی نہیں کروں گا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی اور پوری کوشش سے سرانجام دوں گا۔

۶:۔ اگر میرے لئے کسی وقت کوئی سزا تجویز کی جائے گی تو بلا چون وچراں اور بلا عذر اسے برداشت کروں گا۔

۷:۔ دفتر تحریک جدید کی طرف سے خواہ اندرونِ ہند یا بیرونِ ہند جہاں بھی مقرر کیا جائے گا وہاں بخوشی دفتر کی ہدایات کے مطابق کام کروں گا۔

۸:۔ اگر کسی وقت مجھے کسی وجہ سے وقف سے علیحدہ کیا جائے گا تو اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن مجھے یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی وقت بھی اپنی مرضی سے اپنے آپ کو ان فرائض سے علیحدہ کر سکوں جو میرے سپرد کئے گئے ہوں گے۔

۹:۔ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار ہوں خواہ وہ مالی ہو یا جانی ہو۔ عزت کی ہو یا جذبات کی۔

۱۰:۔ جس شخص کے ماتحت مجھے کام کرنے کیلئے کہا جائے گا۔ اسکی کامل تابعداری کرونگا۔

یہ فارم معاہدہ وقفِ زندگی ۱۹۳۴ء سے جاری ہے۔

۱۷ر دسمبر ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ "جو شخص اطاعت اور فرمانبرداری کا مفہوم جانتا ہے وہ سوال نہیں کرتا۔ حکم کے مقابلہ میں کیوں اور کیا نہیں پوچھا کرتا۔ پس کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی فرمانبرداری نہایت ضروری ہے۔ اور یہ صرف (امام جماعت) سے ہی مخصوص نہیں بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ بس (امام جماعت) کی بات ماننا ہی ضروری ہے اور دوسرے کسی کی بات ماننی ضروری نہیں۔ حالانکہ (امام جماعت) کی طرف سے مقررہ کردہ لوگوں کا حکم بھی اسی طرح ماننا ضروری ہوتا ہے۔ جسطرح (امام جماعت) کا۔ کیونکہ (امام جماعت) براہ راست ہر ایک شخص پر اپنی آواز نہیں پہنچا سکتا۔"

۱۸ر نومبر ۱۹۳۸ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"دورِ ثانی میں وقف عمر بھر کے لئے ہے اور اب یہ واقفین کا ہرگز حق نہیں کہ وہ خود بخود کام چھوڑ کر چلے جائیں۔ ہاں ہمیں اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ اگر ہم انہیں کام کے ناقابل دیکھیں تو انہیں الگ کر دیں۔ پس یہ سہ سالہ واقفین نہیں بلکہ جسطرح یہ دور مستقل ہے اسی طرح یہ وقف بھی مستقل ہے۔ اس دور میں کام کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم نے یہ شرط عائد کر دی ہے کہ وہی نوجوان لئے جائیں گے جو یا تو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل اور جو نہ گریجوایٹ ہوں اور نہ مولوی فاضل انہیں نہیں لیا جائے گا۔

علمی مسائل

فرماتا ہے۔

ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے ہیں تا کہ وہ انسانوں سمیت تہ و بالا نہ ہو جائے یعنی پہاڑوں کی غرض یہ ہے کہ زمین اپنی تمکنت کی حالت پر قائم رہے۔ کیونکہ علم طبقات الارض سے ثابت ہے کہ زمین اندر سے اب تک بھی گرم ہے۔ لیکن شروع پیدائش میں زیادہ گرم تھی۔ یعنی تغیرات کے نتیجہ میں جب زمین کی گرمی نے اندر کی چھپی ہوئی چٹانوں کو گلا دیا اور بہت سی گیس پیدا ہو گئی۔ تو گیس نے زور مار کر باہر نکلنا چاہا۔ اور اس نکلنے کی کوشش سے زلزلہ آیا اور آتش فشاں پہاڑ پھوٹے۔ اسی طرح پہاڑوں کے عالم وجود میں آنے میں زمین کے اندرونی حصہ کی سطح پر قشری حصوں کے توازن (ISOSTASY) کو بھی دخل ہے۔ اس لحاظ سے پہاڑ گویا سطح زمین کا ذریعہ بھی ہیں۔ اور زمین کے اندر پیدا ہونے والے معمولی تغیرات کو زمین کی سطح پر کسی بڑے انقلاب کا موجب بننے سے روکتے ہیں۔ سوائے ایسے استثنائی واقعات کے جو زمین پر ایک قیامت کی طرح وارد ہو سکتے ہیں۔ اور جن کا ثبوت کرہ ارض کی گذشتہ تاریخ سے ظاہر ہے۔ جو زمین ہی کے موجودہ آثار سے معلوم ہوتی ہے۔ پس پہاڑ زمین کو تہ و بالا ہونے سے بچاتے بھی ہیں اور ان کے بعض حصے آتش فشانی کی شکل میں زمین کی اندرونی طاقتوں کا نقشہ بھی پیش کرتے رہتے ہیں۔ دیکھو مارولز اینڈ مسٹریز آف سائنس (MARVELS AND MYSTERIES OF SCIENCE) مصنفہ ایلین ہوگز F.R.A.S. زیر عنوان "کرسٹ آف دی ارتھ" (CRUST OF THE EARTH) نیز دیکھیں انسائیکلو پیڈیا برائیٹینیکا زیر عنوان جیالوجی (GEOLOGY) اللہ تعالیٰ ان مادی پہاڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ روحانی عالم کے اندر جو گرمی بھری ہوئی ہے وہ بھی جوش میں آکر آتش فشاں پہاڑوں کی طرح دنیا پر تباہی لاتی ہے۔ لیکن ہم پھر روحانی پانی کے ذریعہ سے اس آگ کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ اور کچھ سبزہ زار میدانوں والے پہاڑ ظاہر ہو جاتے ہیں یعنی اولیاء اللہ پھر فرماتا ہے کہ ہم نے ان پہاڑوں کے درمیان بڑے بڑے کھلے راستے بنائے ہیں تا کہ لوگ ان پر چل کر فائدہ اٹھائیں چنانچہ ابتدائے تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ لشکروں کی نقل و حرکت ہمیشہ پہاڑی راستوں کے ذریعے ہی ہوا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمودہ یونس

نشہ اور اس کی روک تھام

آپ نے روزمرہ زندگی میں بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہوں گے جو کسی چیز (SUBSTANCE) کا نشہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے عام طور پر نفرت کی جاتی ہے۔ اُنہیں بُرے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ لعن طعن کی جاتی ہے یا پھر اُن سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے نشہ پیدا کرنے والے یا بیچنے والے لوگوں کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے اور نشے کی پیداوار پر پابندی لگانے کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جب کہ دونوں قسم کے رویے یعنی نشہ استعمال کرنے والے سے نفرت اور پیداوار پر پابندی کا اصل مسئلہ حل نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت اس چیز کی ہے کہ یہ جاننے کی کوشش کی جائے کہ نشہ استعمال کرنے کی سائنسی وجوہات کیا ہے؟ اور اس سلسلے میں نشہ استعمال کرنے والے کی مدد کسطرح سے کی جاسکتی ہے؟

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نشہ استعمال کرنے والے لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔

ا۔ نشے کا غیر ضروری استعمال کرنیوالے لوگ یا ABUSER۔

اا۔ نشے کے عادی (مریض) یا ADDICT:

ABUSER سے مراد وہ شخص ہے جو قانونی یا غیر قانونی منشیات کا استعمال کرتا ہے مگر اس کا جسم نشے کا عادی نہیں ہوتا۔ نشے پر اُس کا کنٹرول ختم نہیں ہوتا اور وہ نشے کے آگے بے بس نہیں ہوتا۔ اُس کا موڈ ہو وہ نشہ استعمال کرتا ہے نہ ہو وہ نہیں کرتا۔ مل جائے تو کر لیتا ہے نہ ملے تو نشہ اس کے لئے مسئلہ نہیں بنتا۔ وہ نشے کے بغیر کئی ماہ گذار لے گا اور اُسے طلب نہیں ہوگی اور اگر طلب (CRAVING) ہو بھی تو وہ اُسے کنٹرول کر لیتا ہے۔ وہ معاشرے میں عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اور روزمرہ زندگی میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے اہل ہوتا ہے۔

جب کہ ADDICT سے مراد وہ شخص ہے جس کا ذہن اور جسم نشے کے عادی بن جاتے ہیں سائنسی نقطہ نظر سے اسطرح کا انسان مریض ہے اور نشہ (ADDICTION) ایک بیماری ہے جو نشے کے آگے بے بسی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا انسان جب کوئی بھی نشہ آور چیز استعمال کرتا ہے تو نشہ اسکے جسم اور ذہن کی ضرورت بن جاتا ہے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس ضرورت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آہستہ آہستہ نشے کی مقدار میں اضافہ کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات وہ ایک نشے سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا یا پھر دو یا تین قسم کے نشے ایک ساتھ استعمال کرتا ہے اور ایک وقت آتا ہے۔ جب وہ نشے کے آگے بے بس ہو جاتا ہے۔ نشے پر اُس کا کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اور اس مقام پر پہنچ کر وہ نشہ حاصل کرنے کیلئے ہر جائز اور ناجائز طریقہ اپناتا ہے۔ مثلاً جھوٹ بولنا، چوری کرنا، لڑائی جھگڑا بہانے بازی، وغیرہ وغیرہ۔ لوگ اُسے پیار سے سمجھاتے ہیں۔ اُس پر جبر کرتے ہیں۔ اسے مارتے پیٹتے ہیں۔ اُسے گھر میں بند کر دیا جاتا ہے، اُسے پاگل خانے بھیج دیا جاتا ہے یا جیل میں بند کروا دیا جاتا ہے مگر نشہ استعمال کرنے کی ضرورت اپنی جگہ موجود رہتی ہے۔ ابتداء میں نشہ یقیناً اُسے سکون اور مزا فراہم کرتا ہے مگر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مسائل بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ تنگ آکر خود نشہ کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر چاہتے ہوئے بھی وہ نشہ چھوڑ نہیں پاتا "وہ نشہ استعمال کرنے کیلئے زندہ رہتا ہے اور نہ زندہ رہنے کیلئے نشہ استعمال کرتا ہے"۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ نشے کا مریض کیسے بنا؟ یا نشے کی بیماری کیسے پیدا ہوئی.... اسکی وجوہات کیا ہیں؟ جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نشہ (ADDICTION) ایک موروثی بیماری ہے۔ جو نسل در نسل منتقل ہوتی ہے۔ ایک ADDICT کے دماغ میں پیدائشی طور پر ایک کیمیائی مادہ پایا جاتا ہے جسے THIQ کہتے ہیں۔ اس مادے کی وجہ سے اُس میں نہ صرف نشہ کرنے کا رجحان موجود ہوتا ہے۔ بلکہ وہ نشے کے آگے بے بس بھی ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کچھ لوگوں میں دل یا ذیابیطس کی بیماری کا رجحان (TENDENCIES) موجود ہوتا ہے۔ تمام منشیات اور THIQ کی کیمیائی خصوصیات میں مشابہت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایسا انسان جسکے دماغ میں THIQ موجود ہوتا ہے وہ جب نشہ استعمال کرتا ہے تو اسکے دماغ میں موجود THIQ کی مقدار بڑھنے لگتی ہے۔ اُس کا جسم اور ذہن نشے کا عادی ہو جاتا ہے اور نشہ آور چیز پر اُس کا کنٹرول ختم ہو جاتا ہے یعنی وہ نشے کے آگے بے بس ہو جاتا ہے۔ جب کہ ABUSER کے دماغ میں THIQ کے جمع ہونے کا عمل نہیں ہوتا بلکہ نشے سے حاصل ہونے والا THIQ فضلات کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ نشہ اس کی ضرورت نہیں بنتا۔

نشے کے مریض (ADDICT) کیلئے ہر وہ چیز نقصان دہ ہے جو نشہ پیدا کرتی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ صرف "ہیروئن کا نشہ نقصان دہ ہے باقی نشہ آور اشیاء/منشیات محفوظ ہیں"، یا "ہیروئن کا نشہ لگ جائے تو چھوڑا نہیں جاسکتا باقی نشے لگتے نہیں چھوڑے جاسکتے ہیں"۔ حقیقت یہ ہے کہ نشے کا مریض (جسکے دماغ میں THIQ موجود ہے) خواہ شراب استعمال کرے، چرس استعمال کرے، افیم استعمال کرے یا ہیروئن استعمال کرے وہ مریض ہی رہے گا اور نشے پر اس کا کنٹرول ختم ہو جائے گا۔ فرق صرف مدت کا ہے ہیروئن کے نشے میں (LOSS OF CONTROL) جلد ہو جاتا ہے جب کہ باقی منشیات میں یہ مرحلہ بہت دیر سے آتا ہے نشے کے مریض (ADDICT) کے لئے ہر نشے کا انجام ایک ہی ہوتا ہے کہ نشے پر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ہیروئن کا نشہ جان لیوا ہے یا غیر محفوظ ہے یا ہیروئن کا نشہ چھوڑا نہیں جاسکتا یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ہیروئن کا نشہ استعمال کر رہا ہو تو اُسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگر نشہ اتنا ہی ضروری ہے تو ہیروئن چھوڑ دو کوئی اور نشہ استعمال کر لو۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی نشے کا مریض کسی ایک نشے مثلاً صرف ہیروئن، شراب چرس یا افیم کا مریض نہیں بلکہ وہ مزاج میں تبدیلی لانے والی تمام منشیات (MOOD ALTERING DRUGS) کا مریض ہے۔ تمام نشے اُس کے لئے خطرناک ہیں۔

جہاں تک معاشرتی، اقتصادی، نفسیاتی اور شخصی عوامل کا تعلق ہے تو نشے کا مریض بننے میں ان عوامل کا کوئی عمل دخل نہیں بلکہ یہ مرض THIQ کی صورت میں پیدائشی طور پر موجود تھا لہٰذا نشے کی بیماری بنیادی یعنی (PRIMARY DISEASE) ہے جب کہ معاشرتی اقتصادی نفسیاتی اور شخصی عوامل (یعنی گھریلو مسائل، پریشانیاں، غلط سوسائٹی، نشے کی آسان فراہمی، بیروزگاری، نفسیاتی مسائل، احساس کمتری اور مذہب سے دوری) وہ محرکات ہیں جو نشہ استعمال کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ یعنی FACILITATING FACTORS ہیں۔ جب کہ اصل بیماری بے بسی اور LOSS OF CONTROL ہے۔ یعنی مریض کا ذہن اور جسم نشہ طلب کرنے لگتے ہیں۔ نشہ اُسکی ضرورت بن جاتا ہے۔ اور مریض کو اپنی طلب پر کنٹرول نہیں رہتا جسکی وجہ سے وہ ہر طریقے سے اور ہر حال میں نشہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے نشہ مذہب میں منع کیا گیا ہے اور سوسائٹی میں اسے پسند نہیں کیا جاتا یہی وجہ ہے ایک نشے کا مریض نشے کا عادی (ADDICT) ہونے کے بعد احساس جرم کا شکار ہو جاتا ہے اور لاشعوری طور پر نشہ کرنے کا کوئی جواز تلاش کرتا ہے۔ کوئی کہے گا "نیند نہیں آتی اسلئے نشہ کرنا شروع کیا"۔ کسی کے پاس جواز ہوتا ہے کہ "گھریلو مسائل سے تنگ آکر نشہ شروع کیا"۔ یا کسی دوست نے زبردستی نشے پر لگا دیا" وغیرہ وغیرہ۔ اس چیز کو DENIAL کہتے ہیں۔ یعنی مریض نشے کے استعمال اور نشے کے آگے بے بسی تسلیم کرنے کی بجائے نشے کو برقرار رکھنے کے بہانے تلاش کرتا ہے تاکہ احساس جرم سے بچ سکے۔ یہ ایک لاشعوری عمل ہوتا ہے۔ جب کہ حقیقت میں ہر انسان کے ساتھ کچھ نہ کچھ مسائل ہوتے ہیں مگر ہر انسان مسائل کی وجہ سے نشہ استعمال نہیں کرتا اور اور نہ ہی نشہ استعمال کرنے والے سب لوگ نشے کے مریض بنتے ہیں۔

نشہ ایک جسمانی، نفسیاتی اور روحانی بیماری ہے۔ نفسیاتی اور روحانی مسائل (FACILITATING FACTORS جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے) انسان کو نشے کی طرف مائل کرتے ہیں یعنی کچھ لوگ ان مسائل کیوجہ سے نشہ استعمال کرنا شروع کرتے ہیں جبکہ جسمانی وجوہات (THIQ) کی وجہ سے انسان نشے کا مریض ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں نشہ استعمال کرنیوالے تمام لوگ نشے کے مریض نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی نشہ مسائل کا حل ہے۔ اگر ایسا ہو تو نشے کے استعمال کے بعد انسان پرسکون زندگی بسر کرنا شروع کر دے۔ اسکے برعکس ایک ADDICT کی زندگی نشے کی وجہ سے جہنم بن جاتی ہے اُسکے اصل مسائل تو نشہ استعمال کرنے کے بعد شروع ہوتے ہیں۔ مسلسل نشہ استعمال کرنے کی وجہ سے مریض کا جسم اور دماغ بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ تمام جسمانی افعال کے ساتھ ساتھ مریض کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت، یادداشت، ادراک وغیرہ پر اثر پڑتا ہے۔ نفسیاتی طور پر مریض اپنے مسائل کے حل کیلئے مثبت عملی قدم اٹھانے کی بجائے نشے میں راہِ فرار حاصل کرتا ہے۔ جس سے اسکے مسائل مزید بڑھتے ہیں اور اس میں منفی جذبات مثلاً ڈر، غصہ، خوف، شک و شبہ بغض، تشویش کے ساتھ ساتھ تنہائی پسندی کا رجحان اور خود اعتمادی کی کمی ہو جاتی ہے اسی طرح مریض روحانی پستی کا شکار ہونے لگتا ہے۔ وہ مذہب اور خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ ایمان، اعتقاد اور یقین کی بجائے شک و شبہ اور بے اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے اچھائی برائی میں تمیز نہیں رہتی اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار اس میں سے اٹھ جاتی ہیں۔ جھوٹ، تکبر، خود غرضی، بے حسی، مریض کی خصوصیات بن جاتی ہیں۔ اسی طرح مریض اپنے گھر بچوں، بیوی، دوست احباب اور سماجی ذمہ داریوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔ نشے کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جھوٹ، چوری

دھوکہ، فریب اور دیگر غیر قانونی وغیر سماجی سرگرمیاں اسکی زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنی ذات کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ خاندان اور معاشرے کیلئے ناکارہ سی چیز بن جاتا ہے۔ اور ایک ایسا مرحلہ آتا ہے۔ جب نشے سے حاصل ہونیوالا مزا ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ نشے سے متنفر ہو جاتا ہے اور نشہ چھوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر بے بسی کی انتہا ہے کہ وہ چاہتے ہوئے بھی نشہ چھوڑ نہیں پاتا۔ وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے مگر کچھ عرصے کے بعد پھر سے نشہ شروع کر دیتا ہے۔ اور لوگوں کا اس پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے کہ "یہ برا انسان ہے" یا "یہ تو نشہ چھوڑنا نہیں چاہتا"۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ نشہ چھوڑنا تو چاہتا ہے۔ مگر اُسے مناسب سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ اُسے مناسب مدد اور راہنمائی نہیں ملتی۔ ہمارے ہاں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ "نشہ ADDICT کا مقدر ہے اس کا علاج ممکن نہیں"، جبکہ اس کا علاج ممکن ہے نشے کا مریض صحت یاب ہو کر نشے سے پاک زندگی بسر کر سکتا ہے۔ وہ بھی معاشرے کا مفید شہری بن سکتا ہے۔ مگر علاج میں سب سے ضروری اور اہم چیز "نشہ چھوڑنے کی دلی خواہش ہے"، یعنی مریض خود اپنی ذات کی خاطر نشہ چھوڑنا چاہ رہا ہو اور MOTIVATED ہو کہ نشہ چھوڑنا ہے۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ کوئی بھی نشے کا مریض جتنی جلدی اور جتنے زیادہ مسائل کا شکار ہوتا ہے وہ اتنی ہی شدت سے علاج کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسکے بعد علاج کو ہم تین مراحل میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

i۔ نشے کا جسمانی علاج
DETOXIFICATION.

ii۔ مریض کی معاشرے میں بحالی
REHABILITATION.

iii بعد از علاج پروگرام
FOLLOW_UPS.

۱۔ جسمانی علاج: DETOXIFICATION

نشہ چھوڑتے وقت نشے کی طلب اور جسمانی تکلیف مریض کو بہت زیادہ خوفزدہ کرتی ہے۔ مگر مناسب ادویات اور نفسیاتی طور پر مددگار ماحول اس عرصے کو آسان بنا دیتا ہے۔ جسمانی علاج کی مدت ۶-۵ روز ہوتی ہے اور ہر مریض اس مرحلے سے بہت آسانی سے گذر جاتا ہے۔ اس دوران کثرت سے نہانا، خود کو مصروف رکھنا، مناسب غذا، مالش، ورزش وغیرہ طلب کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ مریض کو ENCOURAGE کیا جاتا ہے کہ وہ نشے کی طلب کے احساسات کو دبانے کی بجائے اُن کا اظہار کریں اور نشے کے دوران پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر کریں۔ یہ چیزیں جسمانی علاج کے دوران پیدا ہونے والی جسمانی تکلیف کو کم کرتی ہیں۔

۲۔ معاشرے میں بحالی
REHABILITATION.

اگر نشے کے علاج کو پہلے مرحلے پر ختم کر دیا جائے تو تمام مریض دوبارہ نشے کیطرف مائل ہو جاتے ہیں ہمارے ہاں زیادہ تر ایسا ہی ہو رہا ہے یعنی علاج کو پہلے مرحلے پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ جب کہ مکمل علاج سے مراد ہے۔

i۔ ہر قسم کے نشے سے مکمل پرہیز

ii۔ ذات میں تبدیلی۔

یعنی مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرض کی نفسیاتی اور روحانی نوعیت کو سمجھتے ہوئے اپنے پرانے منفی رویوں، عادات اور خیالات کو تبدیل کرے اور خود کو معاشرے میں ADJUST کرنے کیلئے COPING SKILLS سیکھے۔ اور نشے کی طلب یعنی CRAVING کے ساتھ DEAL کرنا سیکھے اُسے ہر قسم کے نشے سے مکمل پرہیز کرنے کے لئے اپنی ذات میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے کیونکہ نشے کے مریض کیلئے نشے کی ایک خوراک (DOSE) بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر ایک ہزار خوراکیں اُسے کم ہوتی ہیں۔ اس مرحلے میں FAMILY COUNSELING بہت ضروری ہے تاکہ والدین بھی نشے کی بیماری کی نوعیت، مریض کے رویوں، اور ان سے DEAL کرنے کے طریقوں کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔

بعد از علاج پروگرام
FOLLOW_UPS

پہلے بیان کردہ دونوں مراحل صحت یابی حاصل کرنے کے طریقے ہیں جب کہ صحت یابی کو برقرار رکھنے کیلئے بعد از علاج پروگرام بہت ضروری ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ لوگ جو باقاعدگی سے FOLLOW UP کے لئے آتے رہے وہ نشے سے پاک رہے اس سلسلے میں دنیا بھر میں (NAR-COTICS ANONYMOUS) اور ALCOHLICS ANONYMOUS کی میٹنگز رائج ہیں جن میں نشے سے صحت یابی حاصل کرنے والے لوگ باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں اور صحت یابی برقرار رکھنے کیلئے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ہمارے ہاں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ نشے کے ۹۵٪ مریض دوبارہ اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نشے کے تمام مریض صحت یابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر مناسب علاج مہیا کیا جائے۔ عام طور پر RELAPSE کی مندرجہ ذیل وجوہات سامنے آتی ہیں۔

I۔ وہ مریض جو وقتی طور پر مالی یا سماجی مشکلات کی وجہ سے یا پھر والدین کے دباؤ میں آ کر زبردستی علاج کے لئے لائے گئے ہوں مگر خود وہ نشہ چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں۔ دوبارہ نشے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

II عام طور پر علاج چند دنوں کے جسمانی علاج تک محدود ہوتا ہے اور نشے کی بیماری کے باقی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے مریض دوبارہ نشے کی طرف مائل ہوتا ہے۔

III عام طور پر مریض کو ایک نشے سے ہٹا کر کسی دوسری قسم کے نشے پر لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ بلکہ نشے کا مریض کچھ عرصے کے بعد دوبارہ پرانا نشہ استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے۔

IV بعض اوقات مریض اور اہل خانہ کے درمیان موجود تنازعے اور منفی رویّے بھی RELAPSE کا باعث بنتے ہیں۔

V۔ بعد از علاج پروگرام میں شمولیت صحت یابی کو یقینی بنا دیتی ہے جبکہ اس سے غفلت RELAPSE کا باعث بنتی ہے۔

جہاں تک نشے کی روک تھام کا تعلق ہے نشہ ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے اور موجود رہے گا۔ اسکی پیداوار یا PUSHING کو کنٹرول کرنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ نشے کی آسانی فراہمی (EASY AVAILABILITY) اور نفسیاتی وسماجی مسائل (FACILITATING FAC-TORS) لوگوں کو نشے کیطرف مائل کرتے ہیں اور جتنے زیادہ لوگ نشے کا استعمال کریں گے اتنے ہی زیادہ نشے کے مریض پیدا ہونگے لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو نشے سے محفوظ رکھنے کے لئے کچھ اقدامات (PREVENTIVE MEASURES) کئے جائیں اس سلسلے میں سب سے اہم چیز یقیناً مذہب ہے مذہب سے لگاؤ اور عمل نشے اور دیگر برائیوں سے دور رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ گھر کے ماحول اور آپس میں تعلقات کو بہتر بنانے کی بھی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:

۱۔ اپنے بچوں سے سکول کے ماحول، سکول میں دوستوں کے ساتھ تعلقات اور سرگرمیوں کے بارے میں بات چیت کرتے رہیں۔ اور مختلف چیزوں مثلاً اخبار، ٹی وی، رسالے اور مختلف کھیلوں کے بارے میں بچوں سے تبادلہ خیال کریں۔

۲۔ اپنے بچوں کے ساتھ اس طرح کا تعلق رکھیں کہ بچہ سزا کا خوف ذہن میں رکھے بغیر آرام دہ اور دوستانہ ماحول میں آپ سے بات کر سکے۔

۳۔ بچے کے مثبت کام، رویے اور عادات پر اُسکی حوصلہ افزائی کریں۔ اُسکی تعریف کرنا، شاباش دینا، پیار کرنا، گلے لگانا اور تھپکی دینا بچے کیلئے بہت اہم ہے نہ کہ مادی چیزیں۔ (گڑیاں، ٹافیاں، بسکٹ چاکلیٹ، کھلونے، پیسے) جب آپ مناسب انداز میں بچے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تو بچے میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ والدین کے ساتھ قربت محسوس کرتا ہے جبکہ ڈانٹ مار، اور تنقید کا نتیجہ اسکے برعکس ہوتا ہے۔

۴۔ بچوں کی مدد کریں کہ وہ مضبوط اخلاقی اقدار اپنا سکیں مثلاً سچ بولنا، ایمانداری، دوسروں کی مدد کرنا، عاجزی وانکساری، ذمے داری نبھانا، وعدہ پورا کرنا وغیرہ وغیرہ اور اس سلسلے میں خود والدین مثالی نمونہ پیش کریں۔

۵۔ اپنے بچوں کی مدد کریں کہ وہ دوسروں کیطرف سے پڑنے والے دباؤ کا مقابلہ کر سکیں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچہ اچھے بُرے کی تمیز تو کر سکتا ہے مگر دوست کسی بُرے کام پر اکسائیں تو وہ انکار نہیں کر پاتا اور دباؤ میں آ کر غلط کام کر بیٹھتا ہے۔ اپنے بچے میں خود اعتمادی پیدا کریں اور اسکے ساتھ پیش آنے والے مسائل غور سے سنیں اور اُنہیں حل کرنے میں بچے کی مدد کریں اسطرح سے وہ خود اس قابل ہو جائے گا کہ وہ خود اپنے بارے میں بہتر فیصلہ کرتے ہوئے اس پر عمل کر سکے۔

۶۔ بچے کا دن بھر کا شیڈول یا ٹائم ٹیبل ایسا رکھیں کہ اُسے دن بھر میں تفریح کیلئے کچھ وقت ملے۔ اور اسکی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ صحت مندانہ تعمیری کاموں میں حصہ لے۔

۷۔ بچے کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اور خاص طور پر ہم عمر بچوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے۔ اور اُس کے دوسروں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بات کرتے رہیں کہ کون کیسا لگتا ہے....؟ وغیرہ وغیرہ اور آپس میں پیدا ہونے والی رنجشوں کو مثبت انداز میں حل کریں۔

۸۔ اگر شک ہو کہ بچے کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے یعنی وہ نشہ استعمال کر رہا ہے تو والدین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسکی کسطرح سے مدد کی جائے۔

اس سلسلے میں آئندہ تفصیل سے بات کی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم شاہد

ہم کتنے مہذّب ہیں

کسی بھی قوم کے اجتماعی شعور کا پتہ اس کے روزمرہ کے رہن سہن سے چلتا ہے اگر ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں تو ہمیں بخوبی یہ اندازہ ہو جائے گا کہ ہم اس سلسلے میں کوئی قابل فخر ریکارڈ نہیں رکھتے کیونکہ ہم ہر وہ کام ڈنکے کی چوٹ پر کرتے ہیں جو ہمیں چھپ کر بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ عموماً ہمارے دانشور اس کے لئے "ناراض نسل" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں لیکن اگر ہم اپنی زندگی کے معمولات کو انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ایک "ناراض قوم" کا شائبہ ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہم زندگی کے حسن اور ترتیب کو جان بوجھ کر توڑنا چاہتے ہیں کیا اس قسم کے رویئے ہماری عادت کا حصّہ ہیں یا پھر یہ کہ ہم اس بات سے آگاہ ہی نہیں ہیں کہ ہم سے روزانہ کس قسم کی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں۔ مثلاً ایسے مناظر آپ کو شہر میں اکثر نظر آئیں گے کہ کوڑے کا ڈرم خالی پڑا ہے اور کوڑے کا ڈھیر باہر لگا دیا گیا ہے۔ پاکستان کے کسی بھی چھوٹے بڑے شہر کے ریلوے اسٹیشن پر چلے جائیں، بے شمار لوگ جنگلوں کے درمیان سے ریل کی پٹڑی پار کرتے نظر آئیں گے، جو ایک طرف تو خطرناک ہے اور دوسری طرف غیر قانونی بھی۔ لائنوں کو پار کرنے کے لئے جو پل بنائے گئے ہیں انہیں کتنے لوگ استعمال کرتے ہیں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اس بات سے ایک اشارہ یہ ملتا ہے کہ لوگ نفسیاتی طور پر سستی، کاہلی اور شارٹ کٹ کے رویوں کا شکار ہیں اور کم سے کم محنت اور کم سے کم وقت میں اپنی منزل پر پہنچنا چاہتے ہیں اور وہ اس شہر میں تمام قانون قاعدے اور ضابطے پیروں تلے روندتے چلے جاتے ہیں اسی رویے کی ایک اور جھلک ہمیں بعض دوسرے مقامات پر بھی نظر آتی ہے۔ مثلاً جہاں کہیں نو پارکنگ کا بورڈ لگا ہو گا وہاں آپ کو کئی گاڑیاں نظر آئیں گی یا کسی باغ میں آپ کو "پھول توڑنا منع ہے" کی تختی نظر آئے گی تو اسی کے کہیں قریب ہی کوئی ستم ظریف پھولوں کو شاخوں سے جدا کرتا ہوا مل جائے گا۔ جہاں کہیں بس سٹینڈ ریلوے سٹیشن، ہسپتال، تفریح پارک یا دیگر مقامات پر آپ کو "سگریٹ پینا منع ہے" کا بورڈ دکھائی دے گا۔ عین اسی کے پیچھے یا اس کے پہلو میں آپ کو بے شمار لوگ دھوئیں کے مرغولے اڑاتے نظر آئیں گے۔ ہسپتالوں اور سکولوں کے نزدیک ہارن نہ بجانے کے نشان کے قریب چند منٹوں کے لئے کھڑے ہو جایئے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ سب سے زیادہ ہارن اسی مقام پر بجائے جاتے ہیں۔ اپنی حفاظت اور دوسروں کی سہولت کے لئے، پیدل چلنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فٹ پاتھ پر چلیں لیکن ایسے بے فکرے آپ کو ہر جگہ نظر آئیں گے جو فٹ پاتھ کی بجائے سڑک پر چلنے کو ترجیح دیتے ہیں، چاہے کوئی حادثہ ہی خدانخواستہ پیش آ جائے۔ اسی طرح کا ایڈونچر بعض دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں۔ مثلاً آپ کو ہاتھ چھوڑ کر موٹر سائیکل یا بائیسکل چلانے والے ہر جگہ مل جائیں گے، بسوں اور ویگنوں کے اندر سفر کرنے کی بجائے ان کی چھتوں پر بیٹھ کر منزلِ مقصود پر پہنچنے والوں کی بھی کمی نہیں

اسی طرح جہاں کہیں آپ کو یہ لکھا ہوا نظر آئے گا "یہاں لکھنا یا پوسٹر لگانا منع ہے" تو وہاں بھی آپ کو رنگ برنگے اشتہارات اور پوسٹر نظر آئیں گے، پھر ذرا گہرائی میں جائیں تو مزید ایسی بہت سی باتیں نظر آتی ہیں جو ہمارے "اینٹی پرنسپلز" رویہ کو ظاہر کرتی ہیں۔ مثلاً مذہب، اخلاقیات اور تمام قانون قاعدے ہمیں رشوت، بدعنوانی اور اقربا پروری سے منع کرتے ہیں لیکن ہم زیادہ تر اسی کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ پھر ہمیں ہمسایوں سے محبت شفقت اور بھائی چارے کا درس دیا جاتا ہے، لیکن ہم ساری زندگی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے ہی میں گزار دیتے ہیں۔ ان سب باتوں کے پیش نظر ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ کیا ہم بحیثیت معاشرہ یہ سب کچھ بنیادی جبلت یا عادت کے سبب کرتے ہیں یا کوئی مجبوری وقتی طور پر ہمیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ حالات و واقعات کو پیش نظر رکھا جائے تو طے شدہ اصول اور اخلاقی راستوں کو توڑنا مجبوری سے زیادہ ایک لاابالی نظر آتا ہے۔ اور اس کا شکار ہر طبقہ کے افراد نظر آتے ہیں... پڑھے لکھے بھی، ان پڑھ بھی، امیر بھی، غریب بھی، حتیٰ کے بچے بھی اور بڑے بھی۔ اس صورتِ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہمارے قومی رویئے کا ایک حصہ بن چکی ہے۔

مثلاً نو پارکنگ کی جگہ گاڑی پارک کرنا مجبوری نہیں کاہلی ہو سکتی ہے یا ریلوے لائنوں اور سڑکوں پر تعمیر شدہ اوور ہیڈ برجوں کو استعمال کرنے کی بجائے جنگلے توڑنا اور راستے بنانا، کسی مجبوری کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ عمومی تساہل پسندانہ اور تھوڑی محنت میں زیادہ حاصل کر لینے کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ کوڑے دانوں میں کوڑا ڈالنے کی بجائے اس کے باہر ڈھیر لگانے کا رویہ بھی اسی بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم اصولوں اور قاعدوں کو ماننے سے گریز کرتے ہیں۔ شعوری طور پر ایسا کام کرنا چاہتے ہیں جو "نئی طرز" کا نظر آئے۔

اسی طرح عین اس مقام پہ سگریٹ پینا پوسٹر لگانا کہ جہاں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، ہمارے اندر کے اسی مخالفانہ اور احتجاجی رویئے کو ظاہر کرتا ہے جو ہم معاشرے کے قانونی قاعدوں کے بارے میں رکھتے ہیں اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں سے معاشرے کے مجموعی تاثر کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً سنگاپور میں ماچس کی تیلی یا کاغذ کا ٹکڑا سڑک پر پھینکنے کی ایک سزا مقرر ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ایسی غلطی وہاں صرف اجنبیوں ہی سے سرزد ہوتی ہے۔ خود سنگاپور کے رہنے والے اس صفائی کو زندگی کا معمول بنا چکے ہیں۔

اب ظاہر ہے جو قوم کسی ایک بات میں ڈسپلن پیدا کرتی ہے وہ اپنی مجموعی زندگی کو منظم بناتی چلی جاتی ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے ہاں ایسا نہیں ہے۔ ہمارا عمومی مزاج ہیرو کی بجائے ولن کو پسند کرنے والا بن گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم جائز، منطقی اور سیدھے راستے پر چلنے کی بجائے اس کے برعکس چلتے ہیں۔

روزمرہ زندگی کی ان حقیقتوں سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ صرف قوانین بنا دینے سے مسائل حل نہیں ہو جاتے بلکہ اس کے لئے لوگوں کے ذہن بنانا پڑتے ہیں۔ انہیں اس سلسلے میں معاشرتی تعلیم دینا پڑتی ہے۔ قوانین ہمیشہ ڈرا دھمکا کر انسانوں کو سدھارنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا دیرپا اور گہرا اثر نہیں ہو سکتا۔ جب کہ معاشرے میں حقیقی معنوں میں تبدیلیاں لوگوں کے ذہن بدلنے سے آتی ہیں اور لوگوں کے ذہن صرف اسی صورت میں بدلے جا سکتے ہیں۔ جب طبقہ امراء کے افراد قانون اور اصولوں پر چلنے کے سلسلے میں لوگوں کے سامنے ایک مثال قائم کریں۔ لوگوں کے اندر اصولوں اور قاعدوں کے خلاف مزاحمانہ رویہ اس لئے بھی زیادہ شدت سے پیدا ہوتا ہے کہ ان کے سامنے آئے دن بڑے لوگوں کی طرف سے قانون توڑنے کی خبریں اور مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں۔

بہر حال یہ سب باتیں پوری قوم سے گہرے غور و فکر اور توجہ کی متقاضی ہیں۔ ایک مہذب اور منظم قوم کے تصور کو اجاگر کرنے کے لئے ہمیں اپنی ان تمام عادتوں کو خیرباد کہنا ہو گا جو مختلف مظاہر کی صورت میں جلوہ گر ہو کر ہمارے غیر مہذب ہونے کی قلعی کھول دیتی ہے۔

(ماہنامہ اپنا گھر کراچی)

بقیہ صـ۳ سے آگے

کرتی تھی کیونکہ میدانوں میں رستوں کا پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن پہاڑوں کے اندر قدرت نے جو خود بخود وادیاں اور رستے بنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کا پہچاننا آسان ہوتا ہے اور دور دور کی قومیں ان رستوں کے ذریعے ادھر ادھر آ جا سکتی ہیں۔ فرماتا ہے کہ جس طرح مادی دنیا میں تمہیں یہ نظارہ نظر آتا ہے اسی طرح روحانی پہاڑوں کی ہدایت کے ساتھ لوگ روحانی سفر طے کرتے ہیں اور اس طرح مادی اور روحانی سلسلہ آپس میں متوازی چلتا چلا جاتا ہے۔

ایرانی صدر کا دورۂ سعودی عرب

گذشتہ دنوں اطلاع ملی تھی کہ شاہ فہد نے ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کو پھر سعودی عرب کے دورے کی دعوت دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہاشمی رفسنجانی جلد ہی عرب کا دورہ کریں گے اور دونوں ممالک کے مسائل کے علاوہ عالمی مسائل اور اپنے خطے کے مسائل پر بھی بات کریں گے۔ یہ بات خلیج کے ایک اخبار سے پتہ چلی ہے۔ اس اخبار کا نام ہے "الخلیج" اور اس نے بتایا ہے کہ سوڈان کے دورے کے بعد صدر ہاشمی۔ ۱۹۷۹ء سے لے کر اب تک یہ پہلے ایرانی صدر ہونگے جو سعودی عرب کا دورہ کریں گے۔ سعودی عرب کے ساتھ خلیج کی جنگ سے پیدا ہونے والے خطرات سے نپٹنے کے لئے خاص اقدامات پر بھی غور کیا جائے گا۔ ۲۲ دسمبر کو خلیج تعاون کونسل کا کویت میں اجلاس ہونے والا ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ہاشمی رفسنجانی کے اس دورے کا اس اجلاس سے بھی تعلق ہے۔ اگرچہ ایرانی سفیر نے کہا ہے کہ دورے کی ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ شیخ خادم حسین صاحب کئی روز سے سینے کے عارضہ میں مبتلا ہیں تکلیف زیادہ ہے اور اسکے ساتھ ساتھ نظر بھی بہت کمزور ہے
○ محترمہ امتہ الکافی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب گذشتہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ کمر کا مہرہ بھی کھسک گیا ہے اور جگر بھی بڑھ گیا ہے لاہور میں زیر علاج ہیں۔
احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: مکرم میجر وسیم احمد شاہد ابن مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ چک لالہ راولپنڈی کا نکاح محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ۱۵ر نومبر ۱۹۹۱ء کو قبل از نماز جمعہ بیت الحمد راولپنڈی میں ہمراہ عزیزہ مکرمہ منصورہ ماجد صاحبہ بنت مکرم عبدالماجد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ سید پوری گیٹ راولپنڈی بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔
احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: عزیزہ گلشن محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب صدیقی کارکن دفتر الفضل کی شادی عزیزم مبارک احمد صاحب صدیقی ابن مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی ساکن لاہور کے ساتھ مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو محلہ دارالعلوم غربی میں انجام پائی۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ و صدر محلہ نے مختصر سے خطاب کے

باقی ص ۸ پر

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

حبوب مفید اٹھراء
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۳۴
چھوٹی شیشی: ۱۵ روپے، بڑی شیشی: ۴۵ روپے

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ ۲ر پرملیں
رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ
زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گوار چوک۔ اوکاڑہ

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

ملکی و غیر ملکی ٹیلی فون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام
پبلک ٹیلی فون کال آفس اور ٹیلی فیکس
★ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے
خواتین کیلئے علیحدہ انتظام ہے
ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ
فیکس: 696 فون: 825
منجانب: المصوّر ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھ کر مردوں کو پیچھے چھوڑ دو

خواتین اگر چاہیں تو وہ عظیم انقلاب پیدا کر سکتی ہیں

جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ

قادیان ۲۷ دسمبر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے دوسرے دن سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کی جلسہ گاہ میں جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کی ابتداء بچوں کی تربیت کے موضوع سے کی۔ حضور نے فرمایا ہر بچہ ضرور اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کی غلطیوں کے نتیجے میں اس کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دنیا خود غرضی کی دنیا ہے اس لئے ماں باپ کو اپنے بچوں کے سامنے ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اللہ نے ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت رکھی ہے لیکن بعض بدنصیب مرد ایسے بھی ہیں جو اس جنت کو ماؤں کے پاؤں کے نیچے سے نکال لیتے ہیں یہ عورتوں سے بدخلقی کرتے ہیں تلخی اور غصہ سے پیش آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن گھروں میں عورت مظلوم ہوتی ہے وہاں جب خاوند گھروں سے چلے جاتے ہیں تو یہ عورتیں اپنے بچوں کو اپنے خاوندوں کے مظالم بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہیں۔ اس سے وہ اپنا غصہ بھی نکال لیتی ہیں اور اپنے بچوں سے ہمدردی بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ باتیں بہت بری ہیں۔ ایسی عورتیں اپنے عمل سے اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہیں۔ یہ بچے جب بڑے ہو کر خاوند یا بیوی بنتے ہیں تو یہ آئندہ نسلوں کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے خاوند کے ظلم اور اپنے بچوں کے درمیان دیوار بن جاتی ہیں وہ اچھی اولاد دنیا کو دیتی ہیں۔ خاوندوں کے ظلم کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اولاد پر ظلم کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھر کے معاشرہ کو جنت بنانا آسان کام نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمہ داری عورتوں پر ڈالی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ ہندوستان کے بارے میں بھی مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہر طرف سے ان کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قادیان کی لجنہ کی مجلس عاملہ کی رپورٹوں کا میں غور سے مطالعہ کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر چیز ٹھیک اور درست ہے۔ اور صحیح مقام پر ہے۔ لجنہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی مقام عطا کیا ہے اگر وہ اسکی شکر گذار رہیں تو اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا کرے گا۔

علمی اور تربیتی لحاظ سے لجنہ اماء اللہ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک سال پہلے ناظرہ قرآن کریم جاننے والی عورتوں کی کل تعداد ہندوستان میں ۲۸۱۹ تھی ایک سال کی لمبی محنت اور کوشش کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھ کر ۳۳۵۲ ہو گئی۔

مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان کی لجنات میں قادیان کی لجنہ اس میدان میں بے مثال نمونہ دکھانے والی ہے۔ حالانکہ اس میں اتنی مالی استطاعت نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا جب میں نے مراکز کی تحریک کی تو قادیان کی بچیوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی گلیاں بھی توڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ بعض جگہ کروڑوں کی قربانی بھی رد کر دیتا ہے مگر اخلاص کے ساتھ چند کوڑیاں بھی خدا کی راہ میں پیش کی جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ خدا نے ان چند کوڑیوں کو بھی پیار کی نگاہ سے دیکھا ہو گا۔

دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان کی خواتین اس میدان میں بھی اچھا کام کر رہی ہیں ہندوستان کی ۱۸۳ داعیات نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بنگال کے ایک گاؤں کا ذکر فرمایا جہاں ایک بیوہ نے بیعت کی پھر اس کے ذریعے سے تین عورتوں نے بیعت کی تو ان عورتوں کے خاوندوں نے ان کو طلاق دینے کی دھمکیاں دیں لیکن ان عورتوں نے کہا کہ اگر ہمارے سر بھی تن سے جدا کر دو تو ہم (حضرت بانی سلسلہ) سے اپنا تعلق نہیں توڑیں گی۔ اس کے بعد ان تینوں نے مل کر مزید ۳۰ کو جماعت سے وابستہ کر دیا۔ (اس موقعہ پر زبردست نعرے بلند کئے گئے)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر خواتین چاہیں تو وہ عظیم انقلاب پیدا کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان خواتین سے ہر صحت مند مقابلے میں مردوں سے آگے بڑھنے کی توقع کی ہے۔ عورتوں کو کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے میدان میں آگے بڑھو مرد اگر پیچھے رہ گئے تو ان کو پیچھے چھوڑ دو۔ جس طرح ایک جنگ میں خواتین نے پسپا ہو کر پیچھے ہٹنے والے مردوں کو خیموں کے ڈنڈے اکھاڑ اکھاڑ کر مارے تھے اور کہا تھا کہ یا دشمن کے ہاتھ سے مرو یا ہمارے ڈنڈوں سے مر جاؤ تو مردوں کی غیرت جاگ گئی اور انہوں نے اس زور سے حملہ کیا کہ شکست فتح میں بدل گئی۔ حضور نے فرمایا آج بھی ضرورت ہے کہ احمدی عورتیں مردوں کو سبق دیں۔ یہاں تک کہ ان کی بھی غیرت جاگ پڑے اور خدا کرے کہ اس کے نتیجے میں جو فتح حاصل ہو اس کا سہرا احمدی عورتوں کے سر پر بندھے۔ اور خدا کرے کہ مردوں کو بھی یہ سہرا نصیب ہو۔

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے جن قوتوں کو شکست دی تھی آج وہ قوتیں پھر نئے لبادے میں نئے نعروں کے ساتھ سامنے آ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ عناصر قانون کی دھجیاں بکھیرنے میں عار محسوس نہیں کرتے یہ عناصر ہمارے ملک کے دشمنوں کی توجہ کا خاص مرکز ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے مسیحی رکن جے سالک اور ان کے آٹھ ساتھیوں کو ۲۵ دسمبر کی سہ پہر فیصل چوک لاہور سے گرفتار کرنے کے بعد ۱۴ روز کے لئے کوٹ لکھپت جیل بھیج دیا گیا۔ ۲۵ دسمبر کو سہ پہر فیصل چوک میں ایک گھنٹہ تک لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا سلسلہ جاری رہا۔

○ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن سٹاف اپنے مطالبات کے لئے ملک گیر احتجاج ہڑتال اور جلسے جلوس کے ذریعے مظاہرہ کر رہا ہے۔ اسلام آباد میں پولیس نے ہڑتالیوں کے کیمپ کا سامان اور دوسری اشیاء اٹھا لیں ۳۵ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ افغان عبوری حکومت کے وزیر اعظم کے قتل کی کوشش میں چار افغان کمانڈر ہلاک ہو گئے۔ نامعلوم مسلح افراد نے کلاشنکوفوں اور راکٹ لانچروں سے فائرنگ کر دی۔

○ اے این پی سے تعلق رکھنے والے وفاقی وزیر غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ شریعت بل کے حامیوں اور مخالفوں دونوں کا بیڑہ غرق ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سیکولرزم کا لفظ چھوڑا ہے نظریہ ترک نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئی جے آئی میں شامل نہیں ہیں کئی باتوں پر ہمارا اختلاف ہے۔

○ روزنامہ جنگ لاہور کے ایگزیکٹو ایڈیٹر اطہر مسعود پر نامعلوم کار سواروں نے فائرنگ کی تاہم وہ محفوظ رہے۔

○ وفاقی حکومت نے شریعت بل کے تحت شریعت کے عملی نفاذ کے لئے تین مختلف کمیٹیاں تشکیل دے دی ہیں جن کا پہلا باقاعدہ اجلاس جنوری کے تیسرے ہفتے میں ہو گا۔

بقیہ صـ سے آگے

بعد دعا کروائی۔ دوسرے روز مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔
احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔